اسلامی تہوار
مصنف
حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ
محمد ابوالکلام احسن القادری الفیضی
صدر اعلیٰ
دار العلوم ضیاء الاسلام
نورانی کتاب گھر
بی بی مسجد نزد مسلم ہائی اسکول
۴۵ ر بیلیلیس روڈ ٹکیہ پاڑہ ہوڑہ ۔ ۱
Mob:9433205672 / 9038383616

قل بفضل اللہ وبرحمۃ فبذالك فلیفرحوا (القرآن)

(اے حبیب) آپ فرمادیجئے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوشیاں مناؤ

تالیف

عمدۃ المقررین حضرت مولانا الحاج

محمد ابوالکلام احسن القادری

الفیضی مظفر پوری

صدر المدرسین دارالعلوم ضیاء الاسلام وخطیب وامام بی بی مسجد ٹکیہ پاڑہ ہوڑہ

ناشر

نورانی بک ڈپو (بی بی مسجد)

۴۵ بلیلیس روڈ، ٹکیہ پاڑہ، ہوڑہ

فون: 9433205672 / 9038383616

مؤلف

حضرت مولانا الحاج

محمد ابو الکلام احسن القادری

الفیضی مظفر پوری

ناشر

نورانی بک ڈپو

۴۵ بلیلس روڈ ہوڑہ

باراول۔ جنوری ۱۹۹۷ء

باردوم۔ جنوری ۲۰۱۰ء

ایصالِ ثواب

میں اپنی اس تالیف کے ذریعے اپنے والد ماجد محمود حسین مرحوم متوفی ۱۱؍ ربیع النور ۱۴۱۰ھ اور اپنے والدۂ ماجدہ فرمودن خاتون مرحومہ متوفیہ ۱۲؍ شعبان ۱۴۰۵ھ کے ارواح طیبہ کو ایصال ثواب کرتا ہوں۔ ناظرین کرام بھی ایصال ثواب فرما کر مشکور فرمائیں۔

محمد ابو الکلام احسن القادری

دار العلوم ضیاء الاسلام ہوڑہ

مُصنِّف کا مُختصَر تعارف

نام:۔ محمد ابوالکلام احسن القادری الفیضی مظفر پوری

والد بزرگوار:۔ محمد محمود حسین مرحوم

جدامجد:۔ محمد رمضان علی صاحب مرحوم

وطن:۔ موضع مادھو پور۔ پوسٹ انگواں وایہ ججوارہ۔ ضلع مظفر پور (بہار)

سنہ ولادت:۔ ۱۹۴۷ء

تعلیم:۔ وسطانیہ، فوقانیہ، مولوی، از اکزامینشن بورڈ، پٹنہ، بہار
عالم درس عالیہ از اکزامینشن بورڈ۔ کلکتہ۔ بنگال
فاضل درس نظامیہ از فیض العلوم جمشید پور۔ بہار

مشغلہ:۔ تدریس، تقریر، تصنیف اور خدمت خلق

پیرومرشد:۔ مظہر امام اعظم شہزادہ اعلیٰ حضرت، سیدی وسندی حضور مفتی اعظم ہند علامہ ومولانا شاہ الحاج مصطفیٰ رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ والرضوان

خلافت:۔ از نائب مفتی اعظم ہند، تاج الشریعہ، حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری
وغیاث ملت حضرت علامہ سید شاہ غیاث الدین صاحب کالپی شریف
وگل گلزار اشرفیت حضرت علامہ سید شاہ فخر الدین اشرف کچھوچھہ مقدسہ
وفرید ملت حضرت علامہ سید شاہ فرید الحق صاحب عمادی منگل تالاب پٹنہ سٹی

زیارت حرمین شریفین: ۱۹۷۷ء، ۲۰۰۳ء، ۲۰۰۸ء، ۲۰۱۱ء

زیارت بغداد وکربلا: ۲۰۱۳ء

ہدیۂ امتنان

میں تہہ دل سے مشکور ہوں ان تمامی حضرات کا جن کی پر خلوص معاونت سے زیرنظر کتاب ''اسلامی تہوار'' زیور طبع سے مزین ہوکر منظر عام پر آئی۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ اپنے پیارے حبیب تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل میں ان سبھوں کو دارین کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ تمام آفات وبلیات سے محفوظ رکھے، اور کاروبار میں بے پناہ برکت اور ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم

محمد ابو الکلام احسن القادری

الفیضی مظفرپوری

صدر المدرسین دار العلوم ضیاء الاسلام، تکیہ پاڑہ، ہوڑہ

رائے گرامی

نبیرۂ اعلیٰ حضرت خلیفۂ حضور مفتی اعظم ھند

حضرت علامہ محمد توصیف رضا خاں صاحب

سجادہ نشیں خانقاہ رضویہ بریلی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس ہوشربا گرانی اور پرفتن دور میں تصنیف وتالیف کا کام کرنا جوئے شیر لانے کے مصداق ہے۔

فاضل جلیل حضرت مولانا الحاج محمد ابوالکلام صاحب احسن القادری جو ہماری جماعت کے شاندار مقرر، ذی صلاحیت اور تجربہ کار مدرس اور بہترین قلمکار ہیں۔ انہوں نے مذہب وملت کے فروغ کے لئے متعدد کتابیں لکھی ہیں جس کے لئے وہ پوری جماعت کی طرف سے تحسین وآفریں کے مستحق ہیں۔

الحمدللہ زیر نظر کتاب ''اسلامی تہوار'' بھی فاضل موصوف کی بہترین اور مفید تالیف ہے۔ دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں اس کتاب کو قبول عام فرمائے اور مصنف وناشرین کو دین ودنیا کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔
آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم۔

فقیر محمد توصیف رضا خاں غفرلہ

خادم مرکز اہلسنت، بریلی شریف

تقریظ جمیل

خطیب شہیر، فاضل گرامی، حضرت علامہ

مفتی محمد قاسم صاحب مصباحی

مدرس مدرسہ غوثیہ روفیہ دھام نگر شریف (اڑیسہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زیر نظر کتابچہ "**اسلامی تہوار**" حضرت علامہ مولینا محمد ابوالکلام صاحب احسن القادری قبلہ سینئر مدرس دار العلوم ضیاء الاسلام ہوڑہ کی ایسی تصنیف لطیف ہے جس میں علامہ موصوف نے انتہائی سہل انداز میں ماحول کے تقاضے کے پیش نظر معاشرے کے اندر پھیلی ہوئی بے راہ روی کا جائزہ لیتے ہوئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیا ہے۔

یوں تو علامہ موصوف کی مختلف موضوعات پر مختلف تصانیف ہیں جو عوام الناس میں بے حد مقبول ہو چکی ہیں مگر زیر نظر کتاب بایں معنی زیادہ اہمیت کی حامل ہے کہ دارین کی حقیقی خوشی کا راز اس میں پنہاں ہے۔

گونا گوں مصروفیت کے باوجود سال بہ سال علامہ موصوف کی تصنیفی کاوش ان کی قومی وملی ہمدردی کی غماز ہے، فاضل موصوف جہاں مایہ ناز مدرس اور بلند پرداز خطیب ہیں وہیں ایک بلند خیال مصنف اور محرر بھی ہیں اور اپنے ان تینوں ذرائع تبلیغ سے ہر میدان میں عملی شہ پارے لٹا رہے ہیں اور دین وملت کی خدمات کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

دعاء ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اس کتاب کی افادیت کو عام فرمائے اور علامہ موصوف کا سایہ قوم وملت پر تادیر قائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

محمد قاسم مصباحی

خادم مدرسہ غوثیہ رؤفیہ دھام نگر شریف بھدرک (اڑیسہ) یکم جمادی الآخر ۱۴۱۸ھ

اسلام میں تصور عید

زمانہ قدیم سے ہی دنیا کی ہر قوم کسی نہ کسی رنگ میں اپنے مذہبی تہوار کا اہتمام بڑے ذوق وشوق سے کرتی چلی آرہی ہے مگران کا تہوار کسی اخلاقی ضابطہ اور مذہبی قانون کا پابند نہیں ہوتا۔ اور نہ آج تک دنیا کے کسی مذہب نے انسان کو یہ بتایا کہ شادی وغمی کے قواعد وضوابط کیا ہیں اور حصول نعمت کے دن کیف ومسرت کی محفل منعقد کرنے، جشن وطرب منانے اور قومی یادگار قائم کرنے کا پروگرام کس طرح ہونا چاہئے۔

ہاں یہ فخر حاصل ہے تو صرف مذہب اسلام کو، جس نے زندگی کے ہر موڑ اور حیات انسانی کے ہر شعبے پر روشنی ڈالی ہے۔ کیونکہ اسلام دین فطرت ہے اس لئے اس نے قوم مسلم کو جشن عید منانے کی اجازت تو دی ہے مگر شریعت کے دائرے میں رہ کر، مذہب اسلام نے اپنے متبعین کو واضح طور پر بتادیا ہے کہ حیات انسانی کا مقصد خالق کائنات کی اطاعت وعبادت ہے۔ قوم مسلم چاہے جہاں رہے اور جس حالت میں رہے، خواہ خوشی کی منزل میں رہے یا مصیبت کے دلدل میں، اسے کسی حال میں بھی اپنے خالق ومالک سے رشتہ نہیں توڑنا چاہئے بلکہ مرضئ مولیٰ پر راضی رہنا اور مصائب وآلام پر صبر وشکر کرنا چاہئے اور کسی حال میں بھی پروردگار عالم کی رحمت سے مایوس وناامید نہیں ہونا چاہئے۔

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مصیبت میں سینہ کوبی کرے یا منہ پر طمانچے مارے اور زبان پر ناشکری کے کلمات لائے وہ ہم میں سے نہیں۔

مذہب اسلام نے اپنے ماننے والے کو بتایا کہ عید منانا اور مسرت وشادمانی کے ایام مقرر کرنا تمہاری فطرت ہے۔ تم شوق سے عید مناؤ فرح وسرور کے مظاہرے کرو۔ حسب توفیق عمدہ لباس بھی زیب تن کرو، مگر خبردار! مسرت وشادمانی اور جشن وطرب کے نشہ میں اپنی ہستی کو فراموش مت کرجاؤ۔ اور نہ اپنے خالق ومالک کو بھول جاؤ۔ بلکہ ہر حال میں احکامات خداوندی اور ارشادات مصطفوی کو پیش نظر رکھو!

غیر مسلموں کا نظریۂ عید

دنیا میں جتنی قومیں ہیں ہر قوم اپنے رنگ اور اپنے اپنے انداز میں جشن مسرت مناتی ہے۔ مگر ان کا یوم جشن ذہنی عیاشیوں جسمانی راحتوں اور شہوانی لذتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ وہ لہو ولعب کی محفلیں آراستہ کرتے ہیں۔ ایک دوسرے پر رنگ اور کیچڑ پھینک کر انسانی شکل وصورت کو خراب کر دیتے ہیں۔ موسم کے استقبال میں منوں تیل جلاتے ہیں۔ سوانگ بھرتے ہیں وہ طرب انگیزی اور نشاط افروزی کے لئے ایسی ایسی حرکتیں کرتے ہیں کہ انسانیت وشرافت سر پیٹ کر رہ جاتی ہے۔ کہیں ناچ، ڈانس، گانا اور باجا ہے تو کہیں لہو ولعب انگیز محفلیں ہیں۔ کہیں فحاشی اور عریانی کی نمائش ہے تو کہیں کھیل کود اور حیا سوز ڈرامے کی گرم بازاری ہے۔ غرض ان کا ہر جشن لذت دنیوی کے حصول کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی عیدیں، سچی خوشی، کامل مسرت قلبی نشاط اور روحانی تسکین سے یکسر خالی ہوتی ہیں۔

مسلمانوں کا نظریہ جشن

لیکن قوم مسلم کا یومِ جشن اور دنیائے اسلام کا یوم عید اپنا ایک منفرد مقام اور نرالی شان رکھتا ہے، ان کی مسرت وشادمانی اور فرح وسرور کا انوکھا انداز ہوتا ہے۔ ان کے ارادے نفس کے ماتحت نہیں بلکہ احکام خداوندی کے ماتحت ہوتے ہیں۔ ان کی خواہش رضائے الٰہی کی محکوم ہوتی ہے۔ ان کی ہر حرکت اور ہر عمل پر ور دگار عالم کی خوشنودی کے لئے ہوتا ہے۔ ان کے جشن وطرب کے سارے پروگرام روحانیت کو جلا بخشنے اور سعادت دارین حاصل کرنے کیلئے ہوتے ہیں۔ ان کے لئے سب سے بڑا المیہ یہ ہوتا ہے کہ کسی خوشی کے موقعہ پر دل یادِ الٰہی سے غافل ہو جائے، اور سب سے بڑی خوشی اور طرب دلی یہ ہوتی ہے کہ دل اسکی یاد سے معمور اور جبین عبادت اس کی بارگاہ میں خم ہو، اور زبان اس کی تقدیس وتحمید سے لذت آشنا ہو، مذہب اسلام نے عید کو ہمارے سامنے اس کے صحیح خدوخال کے ساتھ پیش کیا ہے اور اس نے ہمیں بتایا کہ ایک مسلم کی سچی خوشی اور مومن صادق کا حقیقی نشاط اس بات میں پوشیدہ

ہے کہ وہ اپنا جسم وجاں سے لیکر ملک ومال تک سب خدا کے حبیب، آقا ومولیٰ حضور تاجدار ید صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد کردے۔ اور تازیست ان کے حکم کی تعمیل کرتا رہے۔

مذہب اسلام نے قوم مسلم کو تین عیدیں عطا فرمائی ہیں۔

۱۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ عید الفطر اور

۳۔ عید الاضحیٰ

ذیل میں ان تینوں کی الگ الگ مختصر اور مُدلّل وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

۱۲ ربیع الاول شریف وہ ساعت سعید ہے جس میں آسمان نبوت کے نیرّ اعظم ،شہنشاہ کونین حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ کے آتے ہی کائنات کا ذرّہ ذرّہ منوّر ومجلّی ہوگیا۔

جہاں تاریک تھا ظلمت کدہ تھا سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اجالا تھا

جس ساعت سعید میں اشرف الانبیاء حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نزول اجلال فرمایا۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کی وہی حقیقی عید ہے اور اسی عید کو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا ہے۔ اس روز دنیائے اسلام کے کروڑوں فرزندانِ توحید جشن مناتے ہیں۔ کیونکہ اس روز اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنا پیارا محبوب ہمیں عطا فرمایا۔ وہ محبوب تشریف نہ لاتے تو شب قدر، شب معراج، شب برأت، قرآن، رمضان اور عید دبقر عید غرض کہ کوئی چیز ہمیں نہ ملتی۔ سب انہیں کا صدقہ ہے، بلکہ اگر وہ پیدا نہ کئے جاتے تو کائنات کا کوئی ذرہ بھی پیدا نہ کیا جاتا۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

شب میلاد شب قدر سے افضل

شب میلاد مبارک، شب قدر سے افضل ہے، اس لئے کہ میلاد کی رات خود حضور کے ظہور کی رات ہے اور شب قدر حضور کو عطا کی گئی۔ چنانچہ حضرت علامہ قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ شب ولادت کو شب قدر سے افضل ہونے کی تین وجہیں ہیں۔ اول یہ کہ شبِ ولادت آپ کی ذات گرامی کے ظہور کی رات ہے اور شب قدر آپ کو عطا کی گئی۔ اسی لئے شب ولادت شب قدر سے افضل ہے۔

دوم یہ کہ شب قدر ملائکہ کے نزول کی وجہ سے افضل ہے اور شبِ ولادت آپ کے ظہور کی وجہ سے اشرف ہے۔ لہٰذا شبِ ولادت شب قدر سے افضل ہوئی۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ شب قدر میں صرف امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فضل واقع ہوا ہے اور شب ولادت میں تمام موجودات پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل عظیم ہوا ہے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ۔

لہٰذا آپ کی وجہ سے تمام مخلوقات پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل اور اس کی نعمتیں عام ہوئی ہیں۔ اسی لئے شب ولادت کا نفع زیادہ ہے۔ شب قدر سے۔ (مواہب لدنیہ)

عید میلاد النبی منانے کا فائدہ

شہنشاہ کونین حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے آکر ابولہب کو خوشخبری سنائی کہ تیرے بھائی عبداللہ کے گھر میں فرزند (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا ہوئے ہیں۔ ابولہب یہ سن کر اتنا خوش ہوا کہ اُنگلی کا اشارہ کر کے کہنے لگا ثوبیہ! جا، آج سے تو آزاد ہے۔

یہ بات تو سبھی مسلمان جانتے ہیں کہ ابولہب کافر تھا، پوری سورہ تبت یدا ابی لہب، اس کی مذمت میں نازل ہوئی، جو آج بھی قرآن میں موجود ہے۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

ولادت کی خوشی میں لونڈی آزاد کرنے اور فرح وسرور کا اظہار کرنے کا جو فائدہ اس کو ہوا، وہ سنئے!

فتح الباری شرح بخاری میں ہے۔ سہیلی نے ذکر کیا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابولہب جب مر گیا تو میں نے ایک سال بعد اسے خواب میں دیکھا کہ وہ بہت بُرے حال میں ہے اور کہہ رہا ہے کہ تمہارے بعد مجھے کوئی راحت نصیب نہیں ہوئی، لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ پیر یعنی سوموار کے دن مجھ سے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس وجہ سے (یعنی عذاب میں تخفیف اس وجہ سے کردی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیر کے دن پیدا ہوئے اور اسی دن ابولہب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں اپنی لونڈی ثوبیہ کو آزاد کر دیا تھا۔

بخاری شریف کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ ابولہب کی موت کے بعد اس کے گھر والوں نے اس کو خواب میں دیکھا اور حال پوچھا تو اس نے اپنی انگلی اٹھا کر یہ کہا کہ

تم لوگوں سے جدا ہونے کے بعد مجھے کچھ نہیں
ملا سوائے اس کے کہ ثوبیہ کو آزاد کرنے کے سبب سے اس
انگلی کے ذریعہ کچھ پانی پلا دیا جاتا ہوں۔

(بخاری شریف، جلد ۲)

اس موقع پر حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ والرضوان نے ایک بہت ہی فکر انگیز اور بصیرت افروز بات تحریر فرمائی ہے جو اہل محبت کے لئے نہایت ہی لذت بخش ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ

اس جگہ میلاد کرنے والوں کے لئے ایک سند ہے کہ یہ لوگ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت میں خوشی مناتے ہیں اور اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جب ابولہب کافر تھا اور اس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر خوشی منانے اور باندی کا دودھ کا خرچ کرنے پر جزادی گئی تو اس مسلمان کا کیا

حال ہوگا جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار ہو کر خوشی مناتا ہے اور اپنا مال خرچ کرتا ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۹)

سبحان اللہ! شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے مذکورہ بالا حدیث کے ضمن میں جو کچھ مدارج النبوۃ میں تحریر فرمائی۔ ہے اہل محبت کے لئے یقیناً لذت بخش اور منکروں کیلئے مقام فکر ہے کہ ابولہب کافر تھا، ہم مومن ہیں۔ وہ دشمن خدا اور دشمن رسول تھا، ہم غلام مصطفیٰ ہیں۔ اس نے بھتیجے کی خوشی منائی تھی، ہم ولادت رسول کی خوشی مناتے ہیں۔ جب دشمن کو اتنا بڑا فائدہ پہنچ رہا ہے تو غلام مصطفیٰ کو کتنا بڑا فائدہ پہنچے گا۔

دوستاں را کجا کنی محروم
کہ با دشمناں ہم نظر داری

بہر حال اس واقعہ میں ان حضرات کے لئے روشن دلیل ہے جو شہنشاہ دارین صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے موقع پر خوشیاں مناتے ہیں، محفل میلاد شریف منعقد کرتے اور مال خرچ کرتے ہیں۔ ایسے اچھے کام کی خدائے قدیر جل شانہ، ہر مسلمان کو توفیق بخشے۔ آمین۔

خوشیاں مناؤ سید ابرار آگئے
دونوں جہاں کے مالک ومختار آگئے

عید میلاد النبی پر خوشیاں منانے کا ثبوت

کچھ لوگ محفل میلاد شریف منعقد کرنے اور ربیع الاوّل شریف میں صدقات و خیرات اور اظہار فرح و سرور کو بدعت و ناجائز قرار دیتے ہیں۔ ان کا خیال بالکل لغو، باطل محض اور سراسر غلط ہے۔

رب کائنات جل شانہٗ کا ارشاد گرامی ہے قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا. اللہ کے فضل اور اس کی نعمت کے ساتھ خوشیاں مناؤ، فَلْيَفْرَحُوْا افرحت سے

ہے (یعنی خوشی) تو رحمت کی آمد پر خوشی منانا حکم الٰہیہ کے عین مطابق ہے۔

حضرت علامہ قسطلائی شارح صحیح بخاری شریف اپنی کتاب مواہب اللدنیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مہینے میں تمام اہل اسلام ہمیشہ سے محفل میلاد شریف منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور اس خوشی میں کھانا پکاتے اور دعوت طعام کرتے رہے اور ان مبارک راتوں میں طرح طرح کے صدقات دیتے رہے اور اظہار فرحت وسرور کرتے چلے آئے ہیں اور اس نیک کام میں حتی الوسع زیادہ کوشش کرتے چلے آئے ہیں اور آپ کی میلاد پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے رہے ہیں جن کی برکتوں سے ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ظاہر ہوتا رہا ہے اور میلاد شریف منعقد کرنے کے خواص میں سے یہ امر مجرب ہے کہ اس کی برکت سے سال بھر اس شخص کیلئے امن وامان، کامیابی وکامرانی رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے کہ جس نے ماہ ولادت کی راتوں کو عید بنالیا، تا کہ یہ عید سخت مصیبت بن جائے اس شخص پر جس کے دل میں مرض اور عناد ہے۔

میرے اسلامی بھائیو! حضرت علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ والرضوان کی مذکورہ بالا عبارتوں سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہورہے ہیں۔ لہٰذا اسے خوب غور سے پڑھیں اور سمجھنے کی کوشش کریں۔

- ربیع الاوّل شریف میں محفل میلاد منعقد کرنا مسلمانوں کا طریقہ رہا ہے۔
- کھانا پکانے کا اہتمام اور قسم قسم کے صدقات وخیرات ولادت باسعادت کی خوشی میں اہل اسلام ہمیشہ کرتے آئے ہیں
- ماہ ربیع الاول شریف میں مسرت وشادمانی اور فرح وسرور کا اظہار مسلمانوں کا قدیمی شعار رہا ہے۔
- میلاد شریف کی برکتوں سے میلاد کرنے والوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل عمیم ظاہر ہوتا چلا آرہا ہے۔

- محفل میلاد پاک کے خواص سے یہ مجرب ہے کہ جس سال میں میلاد شریف کی محفلیں منعقد کی جائیں وہ تمام سال امن وامان سے گزرتا ہے۔
- میلاد شریف کی محفلوں کا انعقاد مقصد و مطلب پانے کے لئے جلد بر آنے والی خوش خبری ہے۔
- میلاد پاک کی راتوں کو عید منانے والے مسلمان اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے اہل ہیں۔

حضرت علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ تفسیر روح البیان آیۃ کریمہ محمد رسول اللہ کے ماتحت فرماتے ہیں

وَمِنْ تَعْظِيْمِهٖ عَمَلُ الْمَوَالِدِ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ مُنْكَرٌ قَالَ الْاِمَامُ السُّيُوْطِيْ يَسْتَحِبُّ لَنَا اِظْهَارُ الشُّكْرِ لِمَوْلِدِهٖ

(روح البیان)

کہ میلاد شریف کرنا بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تعظیم ہے جب کہ منکرات سے خالی ہو امام سیوطی فرماتے ہیں کہ ہمارے حضور کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے مجھ کو بتایا کہ میں میلاد شریف کے دنوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں کھانا پکوایا کرتا تھا، ایک سال سوائے بھنے ہوئے چنوں کے کچھ میسر نہ آیا تو وہی لوگوں میں تقسیم کر دیئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ بھنے ہوئے چنے آپ کے روبرو پڑے ہوئے ہیں۔ اور آپ بہت مسرور اور خوش ہیں۔ (دُرالثمین)

حضرت شاہ حاجی امداد اللہ صاحب، مہاجر مکی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' میں فرماتے ہیں۔

''اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل میلاد میں شریک ہوتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں''۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ)

ماثبت بالسنہ میں ہے۔

''اور اہل اسلام میں ہمیشہ محفلیں منعقد کرتے رہے ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد مبارک کے زمانے میں۔''

حضرات گرامی! مذکورہ بالا جملہ عبارتوں سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوگئی ہے کہ ربیع الاوّل فرحت وسرور کا مہینہ ہے۔ اہل اسلام اس مبارک ماہ میں میلاد النبی کی خوشیاں مناتے چلے آئے ہیں کیوں کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظہور ہر مسلمان کے لئے خدائے تعالیٰ کی طرف سے عظیم ترین نعمت ہے اور نعمت الٰہی کا ذکر اور اس پر شکر اور اس کی یادگار قائم کرنا، خوشی منانا، اظہار فرحت وسرور کرنا اور میلاد النبی کی محفلیں منعقد کرنا جائز ومستحب ہے۔

جلسے اور جلوس

میرے دینی بھائیو! ربیع الاوّل شریف کی تاریخ ہم مسلمانوں کے لئے ایک عظیم خوشی کی تاریخ ہے۔ بلکہ ہم سبھوں کے لئے یہ عید کا دن ہے، لہٰذا اپنے آقا ومولیٰ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد کی خوشی میں اس روز اپنی مسجدوں کو سجائیں، گلی کوچوں اور بازاروں میں جھنڈیاں لگائیں، اسٹیج بچھائیں۔ اپنے اپنے گھروں اور محلوں میں چراغاں کریں جلوس نکالیں، میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرکے اپنے آقا کی شان میں نعتیں پڑھیں اور سنیں۔ علماء وخطباء سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وصورت اور مناقب وفضائل پر تقاریر سماعت فرمائیں۔ یہ تمام چیزیں بدعت وناجائز نہیں بلکہ عمدہ، بہتر اور امر مستحسن ہیں۔

محقق اعلیٰ الاطلاق حضرت شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمہ مدارج النبوۃ جلد نمبر ۲ میں فرماتے ہیں کہ

(ترجمہ) شب میلاد شریف میں تمام ملک وملکوت میں خدائی ندا دی گئی کہ قدسی انوار سے سارے عالم کو منور کردو، زمین وآسمان کے سارے فرشتے مسرت وخوشی منائیں۔ بہشت کے خازن کو حکم ہوا کہ وہ فردوس اعلیٰ کھول

دے اوراس کی خوشبوؤں سے سارے عالم کو معطر کردے، اس رات کوئی گھر ایسا نہ رہا جو منور و روشن نہ ہو گیا ہو۔ (مدارج النبوۃ)

حضرات! حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے ان ارشاد سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد پر خود خداوند کریم جل شانہٗ نے سارے جہاں میں چراغاں فرمائی اور سارے عالم کو روشن و منور فرمایا اور زمین و آسمان کے تمام فرشتوں نے مسرت وابتہاج اور فرح و سرور کا مظاہرہ فرمایا اور جنتوں کو سجایا گیا اور ان کی خوشبوؤں سے تمام دنیا کو مہکایا گیا۔ آسمانی ستاروں نے جھک کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا اور اس عظیم الشان جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جھنڈے بھی گاڑ دیئے اور فرشتوں نے صلوٰۃ وسلام کے نغمات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جشن عید میلاد کو منایا۔

پس آج ہمارا جشن عید میلاد النبی منانا، چراغاں کرنا، جھنڈیوں سے بازاروں کو سجانا، مسجدوں کو آراستہ اور مزین کرنا، اور آسمان کے ستاروں کے مانند اکٹھا ہو کر بارگاہ رسالت میں عقیدت و محبت کے پھول پیش کرنا کوئی نئی بات یا بدعت نہیں بلکہ سنت الٰہیہ کی پیروی اور اتباع ہے۔

گیارھویں شریف: ربیع الآخر کی گیارہویں شریف گیارہ تاریخ کو مسلمان محبوب سبحانی قطب یزدانی پیر لاثانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کا اہتمام کر کے مناتے ہیں۔ جسے گیارہویں شریف کی فاتحہ کہتے ہیں۔ کہیں گیارہویں شریف کی محفل منعقد ہوتی ہے جس میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب اور دیگر اولیاء اللہ کے زندگی کے واقعات صحیح صحیح بیان کئے جاتے ہیں۔ یہ سب جائز اور کار ثواب ہیں۔

شب معراج کی فضیلت

رجب المرجب کا مہینہ بہت ہی فضیلت وعظمت کا مہینہ ہے جب رجب المرجب کا مہینہ شروع ہوتا اور سرور کائنات فخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر پاک پہلی تاریخ کے چاند پر پڑتی تو آپ اپنا دست مبارک اٹھا کر یوں دعا فرماتے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ اَوْ كَمَا قَالَ

یعنی اے اللہ! رجب اور شعبان ہمارے لئے برکت والا بنادے اور ہم کو رمضان میں پہنچا

سرکار ابد قرار، سید ابرار واخیار، احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ رجب عظمت والا مہینہ ہے۔ اس میں نیکیوں کا ثواب بڑھادیا جاتا ہے۔ اس مہینہ کا ایک روزہ ایک سال کے روزہ کے برابر ہے۔ (ماثبت بالسنہ)

رجب المرجب کی ستائیسویں رات شب معراج ہے، اس رات میں چونکہ اللہ کے پیارے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اس لئے اس رات کی عظمت و بزرگی بہت ہی زیادہ ہے نیز اسی رات میں آپ نے مسجد اقصیٰ کے اندر جملہ انبیاء ومرسلین کی امامت فرمائی اور تمام انبیاء ومرسلین نے آپ کی اقتدا کی۔ آپ نے تمام آسمانوں کی سیر فرماتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ اور عرش اعظم کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا۔ اسی رات میں آپ نے اپنے رب کائنات جل وعلا کی بے شمار آیات کبریٰ کا نظارہ اور مشاہدہ فرمایا۔ اور اپنے محبوب حقیقی کے دیدار پُرانوار سے مشرف ہوئے۔ اسی رات میں آپ کے طفیل آپ کی اُمت بھی لاتعداد کرامتوں اور بے حساب نعمتوں سے سرفراز ہوئی۔ اسی رات میں رب تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ سے آپ کی اُمتوں کو نماز کا لاجواب تحفہ عطا کیا گیا، یقیناً یہ شب بہت ہی بابرکت اور پُرعظمت ہے۔

ایک برس کی عبادت کا ثواب

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معرکۃ الآرا تصنیف لطیف احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ حضور آقائے نامدار مدنی تاجدار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس رات میں عبادت کرے گا اس کو ایک سو برس کا ثواب ملے گا۔

(احیاء العلوم)

شب معراج کی نماز

روایت ہے کہ اس رات میں جو شخص ایک سلام سے بارہ رکعت نماز نفل پڑھے پھر ایک سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اور ایک سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ ط اور ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھے پھر دعا مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو یقینا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا بشرطیکہ گناہ کی دعا نہ کرے۔

رجبی شریف: رجب المرجب کی ستائیسویں رات میں معراج شریف کے بیان کیلئے محفل منعقد کرنا جس کو رجبی شریف کہتے ہیں بالکل جائز اور باعث خیر و برکت ہے۔

میرے دینی بھائیو! اور اسلامی بہنو! ابھی آپ نے اوپر پڑھا کہ اس ماہ کی ستائیسویں رات کو حضور سرور کائنات، سیاح ہفت افلاک سرکار دو عالم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معراج شریف ملی، اس لئے تمامی مسلمانوں کو اس خوشی میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس رات میں سدرۃ المنتہیٰ سے اوپر جہاں تک باری تعالیٰ نے چاہا تشریف لے گئے اور عرش و کرسی، لوح و قلم، جنت و دوزخ وغیرہ آیات کبریٰ کا مشاہدہ کر کے نیز رب العرش کے دیدار پُر انوار اور اس کی بے انتہا نوازشوں اور لاتعداد عنایتوں سے سرفراز ہو کر واپس تشریف لے بھی آئے۔ محفل ذکر و وعظ اور مجلس ذکر معراج پاک منعقد کر کے اپنی مسجدوں کو آراستہ کر کے اپنے محلوں میں جھنڈیاں لگا کر اور اپنے گھروں اور دکانوں میں چراغاں کر کے اپنے گلشن ایمان کو ضرور بالضرور تازہ کرنا چاہئے۔ رات کو جاگ کر نوافل میں مشغول رہنا چاہئے اور ۲۷ ویں رجب کو روزہ رکھنا چاہئے ——— جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ یقینا لائق صد مبارکباد ہیں اور جو لوگ ایسا نہیں کرتے انہیں کرنا چاہئے کہ مذکورہ سارے اعمال ذریعۂ حصول خیر و برکت ہیں۔

دعا گو ہوں کہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ پیارے نبی کی پیاری امتوں کو شب معراج کی قدر شناسی کا جذبہ مرحمت فرمائے اور اس متبرک شب میں اعمال صالحہ کی ادائیگی کی زیادہ سے زیادہ توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

فاتحہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

رجب المرجب کی ۲۲ ویں تاریخ کو حضرت امام جعفر صادق ابن امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کا اہتمام نہایت ہی عمدہ اور پاکیزگی سے کرے اس سے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں ——— مگر یہ واضح رہے کہ اس زمانہ میں کچھ لوگوں نے جو یہ رسم بنالیا ہے کہ وہیں پر کھائے اور اسی کپڑے پر ہاتھ پونچھے، یا اشیاء فاتحہ دوسری جگہ بھیجی نہ جائے جب تک لکڑ ہاڑے کا واقعہ نہ پڑھا جائے فاتحہ درست ہوتی ہی نہیں۔ یا جب تک نیا برتن نہ ہو فاتحہ ہوگی ہی نہیں یہ تمام رسومات غلط، بے اصل اور روافض کی اختراع ہے۔

لہٰذا اور فاتحہ کی طرح حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کی چیزیں بھی ایک دوسری جگہ بھیجی جاسکتی ہیں۔ فاتحہ پرانے پاک برتن میں بھی ہوجائے گی۔ نیا برتن کا ہونا شرط نہیں، ہاں اگر کمال نظافت کے لئے نیا برتن خریدا گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

جس برتن میں فاتحہ دلائی گئی اس برتن کو نہ دریا برد کرنا چاہئے نہ زمین میں دفن کرنا چاہئے اور نہ تالاب میں ٹھنڈا کرنا چاہئے۔ کیوں کہ یہ سب اسراف اور فضول خرچی ہیں۔ بلکہ اس برتن کو صاف کر کے اپنے استعمال میں لانا چاہئے، یا نہیں تو پھر صاف کر کے رکھ دیا جائے تاکہ آئندہ سال اسی میں فاتحہ دلائی جائے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تبارک و تعالیٰ ہم مسلمانوں کو غیر شرعی رسومات سے محفوظ رکھے۔ آمین یارب العالمین۔

شب برأت کے فضائل و اعمال

کچھ مہینے اور ایام متبرک اور مبارک ہیں جن کو عالم اسلام نہایت ہی عزت و احترام کی نظر سے دیکھتا ہے۔ انہیں برکت والے مہینوں میں ایک مبارک مہینہ شعبان المعظم کا مہینہ

ہے جو اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ ہے۔ یہ چونکہ دو مبارک مہینوں رجب اور رمضان کے درمیان واقع ہے اس لئے اس کو کریم الطرفین بھی کہتے ہیں۔اس مہینہ سے متعلق سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان کو باقی تمام مہینوں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی مجھ کو تمام انبیاء پر۔

اسی مبارک مہینہ میں وہ شب ہمایون بھی ہے جس کو شب برأت اور شب رحمت ونصرت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔اسی شب مبارکہ میں جبریل امین خدائے ربّ العزت کے حکم سے جنت میں جاتے ہیں اور خدائے رب العزت کا یہ حکم سناتے ہیں کہ جنت کو آراستہ کر دیا جائے اور غلامان مصطفی علیہ التحیۃ والثناء کے لئے اس کو خوب سجایا جائے کیوں کہ اس مقدس شب میں اللہ تعالیٰ آسمان کے ستاروں کے شمار اور دنیا کے روز وشب کی مقدار، درختوں کے پتیوں کی گنتی اور پہاڑوں کے وزن کے برابر اور ریت کے ذروں کے موافق دوزخیوں کو آزاد فرمائے گا۔(ماثبت بالسنہ)

اسی نورانی شب میں امت عاصی کی مغفرت ہوتی ہے۔سائلوں کو عطا کیا جاتا ہے۔ گناہ معاف ہوتے ہیں اور توبہ قبول ہوتی ہے۔اور خدائے ذوالجلال اپنی تمام مخلوق کی مغفرت فرما دیتا ہے اور درجے بلند کرتا ہے۔سب کو اپنی آغوش رحمت میں لیتا ہے۔

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ اس شب میں آسمان دنیا کی طرف تجلی خاص فرماتا ہے تو قبیلۂ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کو بخش دیتا ہے۔

میرے اسلامی بھائیو! ایسی مقدس ومتبرک شب کی اہمیت کو نظر انداز کر کے لہو ولعب میں مشغول ہونا عقلمندی نہیں، بلکہ عقلمندی یہ ہے کہ ایسے مقدس لمحات میں عبادت وریاضت ، اور اورادواذکار، نوافل درود اور تلاوت قرآن پاک کر کے خدائے تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر دکیوں کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔

شعبان کے مہینے میں روزہ رکھنے کا ثواب بے حد و بے شمار ہے۔حضور تاجدار مدینہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مقدس ماہ میں کثرت سے روزہ رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہویں شب آئے تو رات کو قیام کرو اور پندرہویں کے دن میں روزہ رکھو۔

اس مقدس رات میں قبرستان جا کر اپنے خویش واقارب نیز تمام مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت کرنا سنت ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضور جانِ نور صلی اللہ علیہ وسلم شب برأت میں قبرستان تشریف لے جاتے تھے اور مسلمان مردوں اور عورتوں اور شہیدوں کے لئے دعائے مغفرت فرماتے تھے۔ اس نورانی وعرفانی شب میں مسلمانوں کے لئے ایصال ثواب اور دعائے استغفار مسنون ہے۔ خصوصاً ماں، باپ، بھائی، بہن اور دوست واحباب کی دعاؤں کا تو مُردہ انتظار کرتا ہے۔

ایصال ثواب کا سب سے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ کھانا پکا کر میت کے نام تقسیم کر دیا جائے۔ غریبوں کو کپڑا اور دوسری ضرورت کی چیزیں تقسیم کی جائیں۔ قرآن پڑھ کر اموات کو بخشا جائے، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ روز پڑھ کر اس کا ثواب والدین کو بخشا جائے۔

نوافل شب برأت

- مقصود القاصدین میں مذکور ہے کہ جب کوئی مسلمان مرد، عورت شب برأت میں بعد نماز مغرب ۲۰ رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دس ہزار نیکیاں لکھوا دے گا۔
- بعد نماز مغرب چھ رکعتیں نماز نفل پڑھے اور ہر دو رکعت پر سلام پھیر دے اور ہر رکعت کے بعد سورۂ یسین ایک بار یا سورۂ اخلاص ۲۱ بار پڑھے، پہلی مرتبہ سورہ یٰسین شریف درازئ عمر کے لئے پڑھے اور دعائے شب برآت پڑھے، پھر دو رکعت نفل پڑھ کر سورہ یسین اور دعاء پڑھے اور کشادگئ رزق کی نیت کرے۔ پھر دو رکعت نفل دفع بلا کے لئے پڑھے اور سورہ یٰسین اور دعا پڑھے۔

- حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو شخص شب برأت میں سو رکعت نماز نفل پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس سو فرشتے بھیجے گا تیس جنت کی خوشخبری سنائیں گے۔ تیس دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیں گے تیس دنیا کی آفتیں دور کریں گے اور دس مکر شیطان سے بچائیں گے۔
- جو شخص شعبان کی چودھویں تاریخ کو آفتاب ڈوبنے کے قریب ۴۰ مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور سو مرتبہ درود شریف پڑھے تو خدائے پاک اس کے چالیس برس کے گناہ بخش دے گا۔ اور چالیس حوران بہشت اس کی خدمت کے لئے مقرر فرمائے گا۔

دعائے شب برأت

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو مسلمان اس دعا کو شب برأت میں پڑھے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو بری موت یا ناگہانی موت سے بچائے گا۔

اَللّٰهُمَّ يَاذَاالْمَنِّ وَلَا يَمُنُّ عَلَيْهِ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط يَاذَاالطَّوْلِ وَالْاِحْسَانِ ط لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ظَهْرُ اللَّاجِيْنَ وَجَارُالْمُسْتَجِيْرِيْنَ وَاَمَانُ الْخَائِفِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ شَقِيًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقْتَرًا عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ فَامْحُ اَللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِيْ وَحِرْمَانِيْ وَطَرْدِيْ وَاِقْتِتَارِ رِزْقِيْ وَ اَثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ ط سَعِيْدًا مَّرْزُوْقًا مُوَفَّقًا لِّلْخَيْرَاتِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ عِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ ط اِلٰهِيْ بِالتَّجَلِّي الْاَعْظَمِ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ الَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَيُبْرَمُ اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ وَالْوَبَاءِ مَانَعْلَمُ وَمَا اَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط

اعمال شب برأت

- شب برأت میں اپنی حیثیت کے مطابق صدقہ وخیرات کرے۔
- شب برأت میں تلاوت قرآن پاک اور اوراد و اذکار اور نفل نمازیں کثرت سے پڑھے۔
- شب برأت میں میلاد شریف پڑھے، سنے، اور بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرے۔
- شب برأت میں اپنے گناہوں کو یاد کر کے روئے اور توبہ واستغفار کرے۔
- شب برأت میں تمام مُردوں کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کرے۔
- شب برأت میں قبرستان جائے اور اپنی موت کو یاد کرے اور یہ دعا بکثرت پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا یَا کَرِیْمُ ط

قبرستان جانے کا طریقہ

آج کی شب یعنی شب برأت میں قبرستان جانا سنت ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو آج کی شب ضرور قبرستان جانا چاہئے۔ کیوں کہ اس سے مُردے کو کافی اُنسیت ہوتی ہے۔ مگر آج کل ہمارے کچھ مسلم نوجوان بسوں پر سوار ہو کر شوروغل اور طوفان بدتمیزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قبرستان جاتے ہیں اور وہاں جا کر بجائے فاتحہ کے آتش بازی اور لغو کاموں میں اپنے قیمتی اوقات ضائع کرتے ہیں۔ ایسا کرنا سخت منع ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں ہدایت فرمائے۔ آمین

لہٰذا مسلمان بھائیوں کو چاہئے کہ نہایت سنجیدگی کے ساتھ قبرستان جائے اور وہاں جا کر سب سے پہلے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ کہے، قبروں کا ادب کرے یعنی

جوتا چپل پہن کر قبروں کے درمیان نہ چلے۔ خواہ وہ قبر نئی ہو یا پرانی، جو راستہ بنا ہوا ہو اسی راستہ پر چلے، اگر اندر جانا ہو تو جوتے چپل کو کسی محفوظ جگہ پر رکھ دے پھر پائینتی کی طرف جا کر میت کے سامنے چار ہاتھ کے فاصلے پر کھڑا ہو جائے پھر کم از کم تین بار جو درود شریف یاد ہو پڑھے۔ پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورۂ کافرون ایک بار سورہ اخلاص تین بار قل اعوذ برب الفلق ایک بار اور قل اعوذ براب الناس پوری سورہ ایک بار اور سورہ فاتحہ ایک بار اور درود شریف تین بار پڑھے۔ اس کے بعد دعاء کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور یوں کہے۔

اے پروردگار عالم! ابھی میں نے جو کچھ تلاوت کی ہے اس میں جو غلطی ہوگئی ہو اسے معاف فرما اور اپنی رحیمی و کریمی سے اسے قبول فرما کر اس کا ثواب اپنے پیارے حبیب تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کو نذر فرما اور ان کے طفیل میں اس کا ثواب ان کی آل اولاد، ازواج مطہرات اور بنات طیبات کی ارواح مقدسہ کو نذر فرما اور تمام انبیاء کرام اصحاب کبار جمیع صحابہ تابعین تبع تابعین، اولیاءاللہ و بزرگان دین کو اس کا ثواب پہنچا بالخصوص ہمارے والدین واساتذہ کرام نیز تمام مسلمین و مسلمات کو اس کا ثواب ایصال فرما۔

نوٹ:۔ آپ جسے بھی ثواب پہنچانا چاہیں پہنچا سکتے ہیں۔ ہر ایک کا نام الگ الگ لیں یا منجملہ، ہر ایک کو انشاءاللہ پورا پورا ثواب ملے گا۔

رُوحوں کا اپنے گھر آنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب عید یا شب جمعہ یا عاشورہ کا دن ہوتا ہے یا شب برأت ہوتی ہے تو مُردے کی روحیں اپنے گھروں کے دروازے پر آ کر کھڑی ہوتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہے کوئی جو ہم پر ترس کھائے۔ ہے کوئی جو ہماری غربت کی یاد دلائے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ شب برأت میں مسلمان مُردوں کی روحیں اپنے اپنے عزیز واقارب کے گھروں پر آتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اے میرے گھر والو! تم لوگ ہمارے ہی گھروں میں رہتے سہتے ہو، ہمارے مالوں کو خرچ کرتے ہو اور ہماری چیزوں کو

استعمال کرتے ہو۔ ہمارے بچوں سے خدمت لیتے ہو، اللہ کے واسطے تم ہمارے او پر رحم کرو، کیوں کہ ہمارے اعمال ختم کر دیئے گئے ہیں اور تمہارے اعمال جاری ہیں۔

روحیں اپنے خویش واقارب کو اگر نیک کام کرتے ہوئے دیکھتی ہیں، ایصال ثواب کرتے ہوئے دیکھتی ہیں تو خوش ہو کر واپس ہوتی ہیں ورنہ غمکین آواز سے روتی ہوئی یہ کہتی ہوئی واپس ہوتی ہیں کہ اے اللہ! تو ان سبھوں کو اپنی رحمت سے ناامید کر جن لوگوں نے جس طرح ہم کو ناامید کیا یعنی (ثواب سے) محروم رکھا۔

اب جو لوگ اپنے مُردوں کو ایصال ثواب کرنا چاہتے ہیں وہ ضرور شب برأت کی خیر وبرکت والی رات میں خوب خوب عبادت وریاضت کرے، تلاوت قرآن مجید اور درود شریف کی کثرت کرے، نوافل پڑھے اور اس کا ثواب اپنے مردوں کو ایصال کرے۔

شب برأت کا حلوہ

شب برأت کے حلوے کے سلسلے میں آج کل خوب شور وغل مچایا جاتا ہے کہ شب برأت کا حلوہ فرض نہیں، ضروری نہیں، لازم نہیں وغیرہ وغیرہ۔ اور اگر کسی نے پوچھ لیا کہ کیا صاحب! اگر فرض، سنت نہیں تو آخر ہے کیا؟ تو فوراً بغیر سوچے سمجھے کہہ دیا جاتا ہے کہ حرام ناجائز، حرام ناجائز، شرک، بدعت، شرک بدعت وغیرہ العیاذ اللہ۔

برادران اسلام! شب برأت کا حلوہ ہم فرض وسنت نہیں بتاتے اور نہ ضروری سمجھتے ہیں۔ اور نہ ہمارے اسلاف نے ہی ضروری بتایا ہے مگر یہ اچھی طرح یاد رکھ لیجئے کہ اگر شب برأت کا حلوہ فرض وسنت اور ضروری نہیں ہے تو حرام وناجائز اور شرک بھی نہیں ہے بلکہ حق بات اور سچی حقیقت یہ ہے کہ شب برأت میں دوسرے تمام کھانوں کی طرح حلوہ پکانا بھی جائز اور مباح ہے۔ اور اگر نیک مقصد کے ساتھ کہ ایک نفیس اور مرغوب کھانا فقراء ومساکین اور اپنے اہل وعیال کو کھلا کر ثواب حاصل کریں تو یہ کام صرف بہتر ہی نہیں بلکہ کار ثواب ہے۔

درحقیقت اس رات میں حلوے کا دستور یوں نکل پڑا کہ یہ مبارک رات صدقہ وخیرات، ایصال ثواب اور صلہ رحمی کی خاص رات ہے۔ لہٰذا انسانی فطرت کا تقاضہ ہے کہ اس

رات میں کوئی عمدہ، نفیس، اور مرغوب کھانا پکایا جائے، بعض عالموں کی نظر جامع شریف کی اس حدیث پر پڑی کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یحب الحلوا والعسل یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلوا اور شہد کو پسند فرماتے تھے، لہٰذا ان علماء نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اس رات میں حلوہ پکایا پھر رفتہ رفتہ عوام میں بھی اس کا چرچا اور رواج ہوگیا۔ چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے ملفوظات میں ہے کہ:

"۔ ہندستان میں شب برأت کو روٹی اور حلوہ پر فاتحہ دلانے کا دستور ہے اور سمرقند و بخارا میں قتلما پر جو ایک میٹھا کھانا ہے۔"

الغرض شب برأت کا حلوہ ہو یا عید کی سویاں یا محرم کا مالیدہ، محض ایک دستور اور رواج کے طور پر لوگ پکاتے ہیں اور کھاتے کھلاتے ہیں......کوئی بھی یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ یہ فرض یا سنت ہے۔ اس لئے اس کو ناجائز کہنا درست نہیں۔ یہ اچھی طرح جان لینا چاہئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے کسی حلال کو حرام و ناجائز ٹھہرانا اللہ پر جھوٹی تہمت لگانا ہے، جو ایک بدترین گناہ ہے۔ پروردگار عالم نے اپنے کلام پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔

قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْہُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ۔ قُلْ آٰللّٰہُ اَذِنَ لَکُمْ اَمْ عَلَی اللّٰہِ تَفْتَرُوْنَ ○

اے پیغمبر! آپ کہہ دیجئے کہ بھلا بتاؤ تو وہ جو اللہ نے تمہارے لئے رزق اتارا۔ اس میں تم نے اپنی طرف سے کچھ حلال اور کچھ حرام ٹھہرالیا۔ (اے پیغمبر) آپ کہہ دیجئے کہ کیا اللہ نے اس کا تمہیں حکم دیا ہے یا اللہ پر تم لوگ تہمت لگاتے ہو۔

آتشبازی

میرے دینی بھائیو! اس خیر و برکت والی رات میں آتشبازی، پٹاخے، شرلی، اور ہوائی و دیگر لہو ولعب میں مشغول ہونا اور بچوں کو اس قسم کی واہیات اشیاء کے لئے پیسے دینا

یا خرید کر دینا شرعاً و اخلاقاً قطعاً حرام و ناجائز ہے۔ آتشبازی میں جہاں روپیہ ضائع ہوتا ہے وہیں وقت بھی خراب ہوتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ قوم وملت کے بچے بھی اس ذلیل رسم کے عادی ہو جاتے ہیں۔

میرے اسلامی بھائیو! ایسی مقدس اور متبرک رات کو آتش بازی جیسے فضول ولغو کاموں میں گزار دینا بڑی ہی کم نصیبی اور کور بختی کی باتیں ہیں۔ خدائے تبارک وتعالیٰ جل شانہ، اس رات کو انعام واکرام کی بارش کرتا ہے، رحمت ومغفرت کے دروازے کھولتا ہے۔ جود وعطا کے خوان اتارتا ہے اور ہم ہیں کہ اس مبارک رات میں کھیل کود میں مشغول ہو کر فیوض وبرکات اور رحمت وغفران سے محروم رہتے ہیں۔

ہم لوگوں کو چاہئے کہ اس متبرک شب میں اطاعت و عبادت، توبہ و استغفار اور اوراد واذکار کے ساتھ تلاوت قرآن میں مشغول ہوں اور پندرہویں کا روزہ رکھیں، صدقہ وخیرات کریں اور اللہ کی خوشنودی حاصل کریں۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ ہم سبھوں کو اس کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔

ضروری انتباہ:

میرے دینی بھائیو! شب برأت کے موقع پر یا تجہیز وتکفین سے فراغت کے بعد قبروں پر موم بتیاں یا اگر بتیاں جلانا سخت منع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے بھی فتاویٰ رضویہ جلد چہارم میں قبروں کے اوپر موم بتی اور اگر بتی جلانے کی ممانعت فرمائی ہے۔ البتہ حاضرین کو خوشبو پہنچانے کے لئے یا تلاوت وغیرہ کرنے والوں کے لئے یا راہ چلنے والوں کے لئے روشنی کی ضرورت ہو تو قبروں سے ہٹ کر اگر بتیاں اور موم بتیاں جلانے کی اجازت ہے۔

لہٰذا قبروں کے اوپر موم بتیاں اور اگر بتیاں جلانے سے خود بھی احتراز کریں اور دوسروں کو بھی اس سے بچنے کی تلقین کریں۔

عید الفطر

عید الفطر دراصل ایک ماہ کے روزوں کی مشقت برداشت کرنے کا انعام ہے۔ جسے یوم الجائزہ بھی کہا گیا ہے۔ یعنی انعام کا دن۔ انعام کا دن بھی بہت بڑی آزمائش کا دن ہوتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ انعام کے دن اس کے بندے فرط خوشی میں اسلام کے دائرہ حدود سے باہر تو نہیں ہو جاتے ہیں۔

مذہب اسلام نے خوشیاں منانے پر پابندی عائد نہیں کی ہے بلکہ عید الفطر کے معنی ہی خوشی کے ہیں۔ اس لئے اسے یوم العید بھی کہا جاتا ہے۔ لہٰذا عید الفطر کے دن مسلمانوں کا خوش ہونا، خوشیاں منانا یا اظہار مسرت کرنا جہاں فطری شئے ہے وہیں سنت رسول بھی ہے۔ ہاں البتہ مذہب اسلام نے ایک دائرہ متعین ضرور کر دیا ہے اور واضح طور پر بتلا دیا ہے کہ خوشیاں چاہے جیسی بھی ہوں دائرہ اسلام میں رہ کر منائی جائے ———— مگر افسوس صد افسوس کہ آج کل کے نام نہاد مسلمان جب خوشیاں منانے کی منزل میں آتے ہیں تو اسلام کے متعین کردہ دائرے سے تجاوز کر کے ایسی حیا سوز حرکت اور افسوسناک باتیں کرتے ہیں جو قوانین اسلام اور مذہبی اصول کے بالکل برعکس ہیں۔

میں بلا تردید کہہ سکتا ہوں کہ مذہب اسلام کو سب سے بڑا خطرہ اسی طرح کے نام نہاد مسلمانوں سے ہے جو ہر وقت فسق و فجور اور خرافات ولغویات میں مبتلا ہیں۔ عید کے نام پر لہو و لعب کو فروغ دیتے ہیں اور رقص و موسیقی کی محفلیں منعقد کرتے ہیں۔ اسٹیج پر ڈانس کرتے اور گاتے بجاتے ہیں۔ مسلم محلوں میں آرائش اور تزئین کے نام پر لوگوں سے زبردستی چندہ وصول کرتے ہیں۔ اسی پر بس نہیں اب تو سڑکوں پر اتر کر غیر مسلموں کی طرح لاریوں، ٹرکوں اور بسوں کو روک کر جبریہ چندہ مانگتے ہیں اور غیر مسلموں کو بھی اس خوشی میں شریک کرتے ہیں جس طرح درگا پوجا کے موقع پر غیر مسلم جبریہ چندہ لے کر مسلمانوں کو اس امر قبیح میں شریک کرتے ہیں۔ قدم قدم پر لاؤڈ اسپیکر لگا کر فضائی آلودگی کو پھیلاتے ہیں۔ یہ چند شر پسند مسلم نوجوان پورے مسلم معاشرے کو خراب کرتے ہیں اور اپنے بُرے کردار سے شریعت مطہرہ

کو مسخ کر کے اسے بدنام کرتے ہیں۔ایسے موقع پر محلے کے خیر پسند باا ثر اور سلیم الطبع افراد کو چاہئے کہ امر بالمعروف کے ساتھ ساتھ نہی عن المنکر سے بھی کام لے۔

یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ مسلم محلوں میں عید کے ایام میں امن وسکون اور راحت وآرام بالکل ہی غارت ہوجاتی ہے۔ جب کہ عیدین کی راتوں کو عبادت کرنے کی بہت فضیلت ہے۔اسلام امن وسلامتی کا مذہب ہے۔ بیمار، کمزور اور بوڑھے لوگ مسلم محلوں کے ان ہنگاموں سے پناہ مانگتے ہیں، عبادت گزار حضرات اپنے گھروں میں بھی اطمینان وسکون سے عبادت نہیں کر سکتے ۔ بلکہ گھر چھوڑ کر کہیں چلے جانے میں اپنی عافیت محسوس کرتے ہیں۔ ہمارے مسلم نوجوانوں کو اس بات کی خبر ہی نہیں کہ وہ جس طرف قدم بڑھا رہے ہیں وہ ان کے لئے نفع بخش ہے یا نقصاندہ۔

بہر حال عید الفطر کو لہو ولعب ، رقص وموسیقی ، شراب و شباب اور اسراف وفضول کا تہوار بنا کر مسلم پرسنل لا کو ختم کرنا ہے اور جو مٹھی بھر شر پسند عناصر ایسا شیطانی فعل کرتے ہیں وہ مسلم پرسنل لا کے دشمن اور یونیفارم سول کوڈ کے حامی ہیں۔ وہ اس طرح کے درگا پوجا اور دیگر پوجا میں زبردستی چندہ وصول کر کے رقص وموسیقی اور لاؤڈ اسپیکر سے فلمی گانوں کی ریکارڈنگ بجانے کی قدم قدم پر محفلیں جمائی جاتی ہیں۔مسلمانوں کے جو شر پسند عناصر ایسا کرتے ہیں وہ بتائیں کہ عید الفطر اور مشرکین کے تہواروں میں فرق کیا رہ گیا؟

میرے اسلامی بھائیو! خدا کے واسطے ان متبرک راتوں کو ایسے لغو اور غیر اسلامی طریقوں پر منا کر پورے مسلم معاشرہ کو پامال نہ کرو۔ یہ ماہ مقدس جو ہماری تربیت واصلاح نفس کے لئے آیا تھا اس کی مقدس قدروں کو پامال نہ کرو۔ بلکہ عید الفطر کی آمد کی خوشی میں عبادت وریاضت کی کثرت کر کے خدائے عزوجل کا زیادہ سے زیادہ شکر ادا کرو۔شریعت مطہرہ کے خلاف کاموں میں روپے پیسے خرچ نہ کرو۔رب کا فرمان ہے کہ فضول خرچ کرنے والا شیطان کا بھائی ہے۔ لہٰذا فضول خرچ کر کے شیطان کے بھائی نہ بنو بلکہ اپنے غریب بھائیوں کی خبر گیری اور مدد کر کے اپنے اندر اتحاد پیدا کرو، خدارا اپنے حال پر رحم کرو۔ایسا نہ

ہو کہ ان خلاف شرع باتوں کے سبب یہ عید سعید یوم وعید بن جائے۔ لہذا فضول خرچی اور خلاف شرع باتوں سے باز آجاؤ۔

دعاء ہے کہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو فضول خرچیوں سے بچائے اور فکر و آخرت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

شب قدر کی برکتیں اور عظمتیں

حدیث شریف میں شب قدر کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ چنانچہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اس رات میں ایمان واخلاص کے ساتھ شب بیداری کر کے عبادت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے سال بھر کے گناہ بخش دیتا ہے۔ لہذا اس مقدس رات کو غفلت میں نہیں گزارنا چاہئے۔ بلکہ عبادت وریاضت، توبہ واستغفار، اور تلاوت اور درود کی کثرت میں گزارنا چاہئے۔ اس رات میں عبادت کرنے والوں کو ایک ہزار ماہ سے بھی زیادہ ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

سبحان اللہ! یہ خدائے تبارک وتعالیٰ کا خاص الخاص کرم ہے کہ یہ مقدس ومتبرک رات اپنے پیارے حبیب تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا اور آپ کے صدقے میں آپ کی امت کو یہ شب عطا کیگئی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن نازل فرمایا۔ اس رات میں حضرت جبرئیل اور دوسرے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور پھر عبادت کرنے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں، اس مبارک شب کا ہر ایک لمحہ سلامتی ہی سلامتی ہے اور یہ سلامتی صبح صادق تک قائم رہتی ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر رمضان شریف کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ ویں شب میں ہے۔ یا رمضان کی آخری شب میں ہے۔ تو جو کوئی ایمان کے ساتھ بہ نیت ثواب اس مبارک رات میں عبادت کرے تو اس کے تمام گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا ـــــــ ''شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو''۔ (بخاری)

شب قدر کے تعین میں اگر چہ علماء کرام اور مشائخ عظام کا بے حد اختلاف ہے تاہم اکثر علماء و مشائخ کی یہی رائے ہے کہ ہر سال شب قدر ماہ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے بیان میں تائید کے لئے دو دلائل بیان فرمائے ہیں۔ ''لیلۃ القدر'' میں کل نو حروف ہیں اور سورۂ قدر میں لفظ لیلۃ القدر تین مرتبہ فرمایا گیا ہے اور نو کو تین سے ضرب دینے سے حاصل ضرب ۲۷ ہوتا ہے جو اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ شب قدر ستائیسویں کو ہوتی ہے۔

دوسری دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ اس سورۃ مبارکہ میں تیس کلمات ہیں یہ ستائیسواں کلمہ ''ہی'' ہے جس کا امر ترغیبہ القدر ہے، گویا اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے نیک لوگوں کے لئے یہ اشارہ ہے کہ رمضان شریف کی ۲۷ ویں شب میں شب قدر ہوتی ہے۔ (تفسیر عزیزی)

میرے بھائیو! جن راتوں میں شب قدر ہونے کا زیادہ امکان ہے ان راتوں میں عبادت کا خاص اہتمام ہونا چاہئے۔ بالخصوص ستائیسویں شب میں کیوں کہ اس رات میں شب قدر کا زیادہ گمان ہوتا ہے، لہٰذا اس رات کو غفلت میں نہ گزار کر عبادت و ریاضت، توبہ واستغفار، اوراد واشغال اور تلاوت و درود کی تکرار میں گزانا چاہئے۔

شب قدر کا بہترین تحفہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی شب قدر میں سورۂ قدر سات بار پڑھتا ہے تو خدائے تعالیٰ اسے ہر بلا سے محفوظ و مامون فرماتا ہے،۔ اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے جنت کی دعا کرتے ہیں اور جو کوئی جب کبھی جمعہ کے روز نماز جمعہ سے قبل تین بار پڑھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس روز کے تمام نماز پڑھنے والوں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھتا ہے۔

(نزہۃ المجالس)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر مجھے شب قدر کا علم ہو جائے تو میں کیا پڑھوں تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح دعا مانگو۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا کَرِیْمُ۔ (مشکوٰۃ شریف)

میرے دینی بھائیو! اگر اللہ توفیق دے تو اس دعا کا ورد برابر کرتے رہو خصوصاً ستائیسویں شب میں اس دعا کو بار بار پڑھو۔ اس کے علاوہ بھی اس مقدس شب میں شب بیداری کرو۔ نوافل پڑھو، درود پاک کی کثرت کرو، اگر کہیں ذکر و وعظ کی مجلس میسر آئے تو اس میں شرکت کرو۔

حضرت علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ تفسیر روح البیان شریف میں یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اخلاص نیت سے شب قدر میں نوافل پڑھے گا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

اسلامی بھائیوں کے لئے کچھ نوافل ادا کرنے کے طریقے ہم درج کر دیتے ہیں۔ جن کے متعلق احادیث مبارکہ میں بے شمار فضائل وارد ہوئے ہیں۔

نفل نمازیں

۱۔ شب قدر میں جو کوئی دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ط پڑھے تو اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے والدین کو بخش دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ جنت میں اس کے لئے باغ لگائیں اور اس کے لئے مکانات بنائیں اور نہریں جاری کریں وہ دنیا سے نہیں جاتا جب تک کہ یہ سب کچھ دیکھ نہ لیتا۔ (دُرَّۃُ النّاصحین)

۲۔ شب قدر میں جو کوئی چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر ایک بار پڑھے اور ستائیس بار سورہ اخلاص پڑھے تو اپنے گناہوں سے

ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے ہزار محل عطا فرمائے گا۔ (فضائل الشہور والایام)

جمعۃ الوداع

جمعہ کا دن تمام دنوں سے افضل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کا دن سید الایام ہے یعنی جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ اَلْجُمُعَةُ عِيْدٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ط یعنی جمعہ مسلمانوں کی عید ہے۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہوتی ہے جس میں ہر (جائز) دعا قبول ہوتی ہے۔

ایک دوسری جگہ ارشاد رسالت ہے کہ جمعہ کی نماز ادا کرنے والے کے وہ تمام گناہ جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہوتے ہیں بخش دیئے جاتے ہیں۔

جمعۃ المبارک کسی بھی ہفتے کا ہو، مومنوں کے لئے باعث رحمت و برکت اور موجب نجات و مغفرت ہے۔ مگر یہ رمضان کا آخری جمعہ جو جمعۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے وہ نور علیٰ نور ہے۔ جمعۃ الوداع مسلمانوں کی عظمت و شوکت اور ہیبت و جلالت کا عظیم مظہر ہے، اس روز لوگ جوق در جوق جامع مسجد کی طرف خدائے تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ کا نام بلند کرنے کے لئے نکلتے ہیں۔ ایسے میں ملائکہ اپنے جھرمٹ میں لے لیتے ہیں اور حریم ناز سے رحمت و مغفرت کی بارش ہوتی ہے۔ جمعۃ المبارک کا یہ دن بلاشبہ دعاؤں کی مقبولیت کا دن ہے۔ اس دن امت مسلمہ کی فلاح و بہبود اور عالم اسلام کے عزت و غلبہ کے لئے خصوصی دعاؤں کی ضرورت ہے۔

عید کے شرعی طریقے

عید الفطر کے دن مندرجہ ذیل باتیں سنت ہیں۔ مثلاً عید کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، عمدہ قسم کی خوشبو لگانا، اپنی حیثیت کے مطابق عمدہ اور نفیس کپڑے پہننا، عیدگاہ کو پیدل

یعنی چل کر جانا، ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا۔ عید الفطر میں عید گاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا سنت ہے۔

عید کے دن کثرت سے صدقات وخیرات کرنا، عزیز واقربا اور دوست واحباب سے ملنا، ایک دوسرے کو خلوص ومحبت سے مبارکباد دینا، خوشی اور مسرت کا اظہار کرنا۔ خلوص ومحبت کے ساتھ ایک دوسرے سے مصافحہ اور معانقہ کرنا، راستہ میں آہستہ آہستہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط پڑھتے ہوئے جانا مستحب ہے۔

جمعہ اور عیدین یعنی عید اور بقر عید کی صحت اور ادائیگی کی شرطیں ایک ہی ہیں مگر فرق یہ ہے کہ جمعہ میں خطبہ فرض ہے اور نماز جمعہ سے قبل پڑھا جاتا ہے اور عید کا خطبہ سنت ہے اور نماز عید کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ خطبہ عید کا ہو یا جمعہ کا، تمام نمازیوں کو بیٹھ کر توجہ سے سننا چاہئے اور جن حضرات تک خطبہ کی آواز نہ پہنچے وہ بھی خاموش بیٹھے رہیں۔ خطبہ کا ثواب ان کو بھی مل جائے گا۔

عید کی ہر دو رکعت نماز عاقل، بالغ، مقیم اور تندرست مرد پر واجب ہے۔ اس کا حکم سنہ ۱ ھجری میں جاری ہوا تھا۔ نماز عید کا وقت آفتاب کے کچھ بلند ہونے کے بعد سے زوال سے پہلے تک ہے۔ اگر نماز پڑھنے میں زوال کا وقت آ گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

نماز عید پڑھنے کا طریقہ

دو رکعت واجب نماز عید الفطر کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اُٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے پھر ثناء پڑھے، پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر چھوڑ دے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور چھوڑ دے، پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر باندھ لے، پھر امام تعوذ اور تسمیہ آہستہ پڑھ کر الحمد شریف اور کوئی سورہ جہر کے ساتھ پڑھے پھر رکوع کیا جائے۔

دوسری رکعت میں پہلے سورۂ فاتحہ اور کوئی سورہ جہر کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار کانوں تک

ہاتھ لے جا کر اللہ اکبر کہے اور چھوڑ دے یعنی ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ عید میں زائد تکبیریں چھ ہوئیں۔ تین پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد اور تین دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سے پہلے۔ اور ان چھ تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح کے برابر سکتہ کیا جائے۔

عید الاضحیٰ کی نماز بھی اسی طرح پڑھے صرف نیت عید الاضحیٰ کی کرے۔

صدقہ فطر

صدقۂ فطر ہر ایسے مسلمان پر جو حاجت اصلیہ سے فاضل نصاب کے برابر مال کا مالک ہے اپنی طرف سے اور اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے جس کا نان نفقہ اس کے ذمہ ہے، ادا کرنا واجب ہے۔

۱۔ صدقۂ فطر کی مقدار دو کیلو ۴۵ گرام گندم ہے۔ گندم کی قیمت بھی ادا کر سکتے ہیں، اس کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے۔

۲۔ نابالغ اور مجنوں مالک نصاب پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے۔ ان کا سرپرست اس کے مال سے ادا کرے۔

۳۔ صدقۂ فطر ادا کرنے سے روزہ میں جو خلل واقع ہو گیا ہو اس کی تلافی ہو جاتی ہے۔

۴۔ عورت مالک نصاب ہو تو اس پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے۔

۵۔ جس نے روزہ نہ رکھا ہو چاہے عذر شرعی کی وجہ سے یا بغیر عذر شرعی کے بہر حال ان پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے۔

۶۔ عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہو جاتا ہے۔

۷۔ نماز عید سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دینا مستحب ہے۔

شوال کے چھ روزے

شوال المکرم کے مہینے میں چھ روزے رکھے جاتے ہیں جن کو لوگ شش عید کے

روزے کہتے ہیں۔ ان روزوں کے متعلق سرور کائنات فخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھ دن شوال کے روزے رکھے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ زکوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ جس مسلمان کے پاس نصاب کے مطابق مال و دولت ہو وہ ہر سال حساب لگا کر اپنی اس دولت کا چالیسواں حصہ غریبوں، مسکینوں اور دوسرے نیک کاموں میں اللہ اور رسول کے ارشاد کے مطابق خرچ کر دیا کرے قرآن پاک میں نماز کے ساتھ ساتھ زکوہ کی بھی تاکید کی گئی ہے۔ ارشاد ربانی ہے اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ یعنی نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو۔

اسی طرح بہت سی آیتیں اور حدیثیں آئی ہیں جن میں زکوٰۃ ادا کرنے کی سخت تاکید ہے اور نہ ادا کرنے والوں پر طرح طرح کے دنیا و آخرت میں عذابوں کی وعیدیں آئی ہیں۔

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس سونا چاندی (یعنی مال و دولت) ہو اور اس کا حق ادا نہ کرے (یعنی زکوٰۃ وغیرہ نہ دیتا ہو) تو قیامت کے دن اس کے واسطے آگ کی تختیاں تیار کی جائیں گی پھر ان کو دوزخ کی آگ میں اور زیادہ گرم کر کے ان سے اس شخص کی پیشانی اور کروٹ اور پُشت کو داغا جائے گا اور اس طرح بار بار ان تختیوں کو دوزخ کی آگ میں تپا کر اس شخص کو داغا جاتا رہے گا اور روز قیامت کی پوری مدت میں اس عذاب کا سلسلہ جاری رہے گا اور وہ مدت پچاس ہزار سال کی ہوگی (تو گویا پچاس ہزار سال تک اس کو داغا جاتا رہے گا)

بعض حدیثوں میں زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لئے اس کے علاوہ اور دوسرے قسم کے عذابوں کا ذکر بھی آیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سبھوں کو اپنے عذاب سے بچائے۔ آمین

خدائے تعالیٰ نے جن لوگوں کو دولتیں دی ہیں وہ اگر زکوٰۃ نہ دیں اور اللہ کے حکم کے مطابق اس کی راہ میں خرچ نہ کریں تو بے شک وہ بڑے ہی ناشکرے اور بڑے ہی ظالم ہیں

کہ اپنا حق تو کھاتے ہی ہیں ساتھ ساتھ غریبوں اور مسکینوں کا حق بھی ہضم کر جاتے ہیں۔اس لئے ایسے شخص کو قیامت میں جو سخت سے سخت سزا دی جائیں گی وہ بالکل حق اور درست ہے۔

میرے اسلامی بھائیو! ہم سبھوں کو سوچنا چاہئے کہ ہمارے پاس جو مال و دولت ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کا ہی دیا ہوا ہے اور ہم خود بھی اس کے بندے اور اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔اس لئے وہ اگر ہم سے ہمارا سارا مال بھی طلب کرے بلکہ جان دینے کو بھی کہے تو ہمارا فرض ہے کہ بغیر کچھ سوچے سمجھے سب کچھ دے دیں۔یہ تو اس کا بڑا کرم ہے کہ اپنے دیئے ہوئے مال میں سے صرف چالیسواں حصہ نکالنے کا اس نے حکم دیا ہے۔اور اس پر بڑا ثواب بھی مقرر کیا، حالانکہ زکوٰۃ وصدقہ دینے والا بندہ جو کچھ دیتا ہے اللہ ہی کے دیئے ہوئے مال میں سے دیتا ہے اس لئے اگر خدائے تعالیٰ اس پر کوئی ثواب نہ دیتا تو بالکل حق تھا، مگر یہ اس کا کرم ہی کرم ہے کہ اس کے دیئے ہوئے مال میں سے ہم جو کچھ اس کے حکم سے خرچ کرتے ہیں تو وہ اس سے بہت خوش ہوتا ہے اور اس پر بڑے بڑے ثوابوں کا وعدہ بھی فرماتا ہے۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دیا جائے اس مال کی حفاظت کا بھی اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سبھوں کو کار خیر میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔آمین

مسائل ضروریہ

- سونے کا نصاب ½7 تولہ ہے اور چاندی کا ½52 تولہ ہے سونے چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ نکال کر ادا کرنا فرض ہے۔یہ ضروری نہیں کہ سونے کی زکوٰۃ میں سونا اور چاندی کی زکوٰۃ میں چاندی ہی دی جائے بلکہ یہ بھی جائز ہے کہ بازار بھاؤ سے سونا چاندی کی قیمت لگا کر روپیہ زکوٰۃ میں دے۔(کتب فقہ)
- جن زیورات کی مالک عورت ہو خواہ وہ میکے سے لائی ہو یا اس کے شوہر نے اس کو زیورات دے کر اس کا مالک بنا دیا ہو تو اس کی زکوٰۃ ادا کرنا عورت پر فرض ہے، اور جن زیورات کا مالک مرد ہو اور عورت کو صرف پہننے کو دیا ہے مالک نہیں بنایا ہے تو

ان سب زیورات کی زکوٰۃ مرد کے ذمہ ہے، عورت پر نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

- اگر سونا چاندی نہ ہو اور نہ مال تجارت ہو بلکہ صرف نوٹ اور روپے پیسے ہوں تو کم سے کم اتنے روپے پیسے یا نوٹ ہوں کہ بازار میں ان سے 7½ تولہ سونا یا 52½ تولہ چاندی خریدی جاسکتی ہو تو وہ شخص صاحب نصاب ہے۔ اس کو نوٹ اور روپئے پیسے کی زکوٰۃ کا چالیسواں حصہ نکالنا فرض ہے۔ (کتب فقہ)

عید الاضحیٰ

عید الاضحیٰ کی قربانی سے متعلق خدائے قدیر جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ط

ترجمہ: - اے رسول! آپ کہہ دیجئے کہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت سب اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں، اور مجھے اس کا حکم فرمایا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں۔

عید الاضحیٰ کی قربانی ایک اہم عبادت ہے اور شعائر اسلام میں سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بلا کسی اختلاف کے چودہ برس سے جاری ہے اور مسلمان ہر سال عید قرباں کے موقع پر اس فریضہ کو ادا کرتے ہوئے چلے آرہے ہیں۔

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ حضور! یہ قربانی کیا ہے؟ تو حضور نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ **ھٰذہٖ سنة ابیکم ابراھیم** (ابن ماجہ) یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم کی سنت ہے۔ حضور سرور کائنات فخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد دس سال تک مدینہ منورہ میں قیام فرمایا اور ہر سال برابر قربانی فرماتے رہے اور اپنی امت کو بھی اس کی تاکید فرماتے رہے۔ اس لئے جمہور اسلام کے نزدیک قربانی واجب ہے۔ (شامی)

آقائے نامدار جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بقرعید کے دن

سب سے پہلا کام نماز کے بعد قربانی ہے جس نے نماز کے بعد قربانی کی اس نے ہماری سنت کو پالیا۔ (بخاری شریف)

حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دسویں ذی الحجہ میں ابن آدم کا کوئی عمل اللہ کے نزدیک قربانی سے زیادہ پیارا نہیں ہے قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے بارگاہ الٰہی میں (قبولیت کو) پہنچ جاتا ہے۔ لہٰذا قربانی خوش دلی سے کرو۔

حضور لامع النور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عید قرباں کے دن جو روپیہ قربانی میں خرچ کیا گیا اس سے زیادہ کوئی روپیہ پیارا نہیں ہے۔

(ابن ماجہ، ابوداؤد شریف)

اس کے علاوہ اور بھی حدیثیں ہیں جن سے بقر عید کی قربانی کی مشروعیت کا ثبوت ملتا ہے۔

قربانی ہر مسلمان عاقل بالغ اور مقیم پر واجب ہوتی ہے جس کی ملک میں 7½ تولہ سونا یا 52½ تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا مال اس کی حاجت اصلیہ سے زائد موجود ہو۔ یہ مال خواہ سونا چاندی ہو یا اس کے زیورات ہوں یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد گھریلو ساز و سامان، یا مسکونہ مکان سے زائد کوئی مکان وغیرہ۔ (شامی)

قربانی کے معاملے میں سال بھر گزرنا بھی شرط نہیں، بچہ اور مجنوں کی مِلک میں اگر اتنا مال بھی ہو تو اس پر یا اس کی طرف سے اس کے ولی پر قربانی واجب نہیں، اسی طرح جو شخص شرعی قاعدے کے مطابق مسافر ہو، اس پر بھی قربانی لازم نہیں۔ (شامی)

قربانی صرف تین دن کے ساتھ مخصوص ہے، دوسرے دنوں میں قربانی نہیں، قربانی کے دن ذی الحجہ کی دسویں، گیارہویں اور بارہویں تاریخیں ہیں۔ ان میں جب چاہے قربانی کرسکتا ہے۔

اگر قربانی کے دن گزر گئے اور ناواقفیت کی بنا پر یا غفلت یا کسی عذر سے قربانی نہیں کرسکا تو قربانی کی قیمت فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے۔ لیکن قربانی کے دنوں میں یہ جانور کی قیمت صدقہ کردینے سے یہ واجب ادا نہیں ہوگا۔ ہمیشہ گناہ رہے گا کیوں کہ قربانی ایک

مستقل عبادت ہے۔ جیسے نماز پڑھنے سے روزہ ادا نہیں ہوتا یا روزہ رکھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی یا زکوٰۃ دینے سے حج ادا نہیں ہوتا، ایسے ہی صدقہ وخیرات کرنے سے قربانی ادا نہیں ہوتی۔

نماز عید الاضحیٰ ادا کرنے کا وہی طریقہ ہے جو طریقہ نماز عید الفطر ادا کرنے کا ہے جس کا تذکرہ آگے صفحات پر آچکا ہے۔

تکبیر تشریق

ایام تشریق میں تشریق کی بھی بہت ہی اہمیت ہے جس سے اکثر لوگ غافل رہتے ہیں۔ اس لئے اس مسئلہ پر بھی خاص طور سے توجہ کی ضرورت ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک بار بلند آواز سے تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے اور تین بار افضل ہے۔ تکبیر تشریق یہ ہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً واجب ہے۔ امام اگر بھول جائے تو مقتدی پر کہنا واجب ہے۔

قربانی کے دن یہ باتیں سنت ہیں

(۱) غسل کرنا (۲) مسواک کرنا (۳) اچھے کپڑے پہننا (۴) خوشبو لگانا (۵) عید گاہ جانا (۶) عید گاہ پیدل جانا (۷) راستے میں بلند آواز سے تکبیر تشریق کہتے ہوئے جانا (۸) خوشی ظاہر کرنا (۹) آپس میں ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کرنا (۱۰) دوسرے راستے سے واپس آنا (۱۱) نماز کے بعد سب سے پہلے قربانی کا گوشت کھانا (۱۲) بعد نماز حجامت بنانا (۱۳) زیادہ سے زیادہ صدقہ دینا۔

بقرعید کے دن عید گاہ سے آکر کھانا سنت ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ بقرعید کے دن عورتیں، بچے بھی نماز سے پہلے کچھ نہ کھائیں۔ (بہار شریعت)

انتباہ:

قربانی کا گوشت کافر کو نہ دے کہ یہاں کے کفار حربی ہیں۔ (بہار شریعت)

اگر کسی نے میت کی طرف سے قربانی کی تو گوشت خود بھی کھائے اور دوست احباب کو بھی دے یہ ضروری نہیں کہ سارا گوشت فقیروں کو ہی دیدے کیوں کہ وہ گوشت کا مالک ہے جو چاہے کرے، ہاں اگر میت نے کہہ دیا کہ میری طرف سے قربانی کر دینا تو اس میں نہ کھائے بلکہ کل گوشت صدقہ کر دے۔ (ردالمختار)

محرم کی رسمیں

محرم کے مہینہ میں جو رسمیں غلط طور سے چل پڑی ہیں وہ یقیناً بیکار اور ناجائز ہیں۔ مثلاً ہزاروں روپے خرچ کر کے تعزیہ بنانا پھر اسے دریا میں یا جنگل میں پھینک دینا، علم نکالنا، ناچنا کودنا، اور شراب پی کر ڈانس کرنا، اپنے بچوں کو محرم کا فقیر بنا کر محرم کی نیاز کے لئے اس سے بھیک منگوانا، بچوں کو کربلا کا قاصد بنا کر ایک خاص قسم کا لباس پہنا کر ادھر سے ادھر دوڑانا، تعزیوں میں دو قبر بنانا، ایک پر سُرخ اور دوسرے پر سبز غلاف ڈالنا، یہ ساری باتیں شریعت مطہرہ کے خلاف ہیں۔ اس لئے ان مبارک دنوں میں ایسی خلاف شریعت رسموں سے مسلمانوں کو بہر حال بچنا چاہیے۔

محرم کے مہینے میں صرف اتنی سی بات ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہدائے کربلا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مقدس روضوں کی تصویر بنا کر یا نقشہ بنا کر رکھنا اور ان کو دیکھنا یہ بالکل جائز ہے۔ کیوں کہ یہ ایک غیر جاندار کی تصویر ہے، جس طرح گنبد خضریٰ، خانہ کعبہ یا نعلین شریفین کی تصویر یا نقشہ بنا کر رکھنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح شہدائے کربلا کے روضوں کی تصویر بنا کر رکھنا بھی جائز ہے۔

اس کے علاوہ محرم کے مہینے میں جتنی باتیں ہوتی ہیں وہ سراسر لغو اور بے کار ہیں۔

یوم عاشورہ

محرم کا مہینہ بہت ہی مبارک مہینہ ہے۔ خاص کر عاشورہ کا دن جسے یوم عاشورہ کہتے ہیں نہایت ہی مبارک ہے۔ کیوں کہ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے ، اسی دن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری، اسی دن حضرت ایوب علیہ السلام کی بلائیں ختم ہوئیں۔ اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن آپ کو خلیل اللہ کا لقب ملا اور اسی دن آپ پر نار نمرود گلزار ہوئی۔ اسی دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو سلطنت ملی، اسی دن حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے ۔ اسی دن بنی اسرائیل کے لئے دریا میں راستہ نکل آیا اور فرعون لشکر سمیت دریا میں ڈوب گیا۔ اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات ملی۔ اسی دن حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے زندہ صحیح سلامت باہر تشریف لائے۔ اسی دن سید الشہد احضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کربلا کے میدان میں شہادت سے سرفراز ہوئے اور اسی دن قیامت آئے گی۔

شب عاشورہ کی نفل نماز

شب عاشورہ کی چار رکعت نماز نفل اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار، سورہ اخلاص تین بار پڑھے، اور نماز سے فارغ ہو کر ایک سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، تو گناہوں سے پاک ہوگا اور بہشت میں بے انتہا نعمتیں ملیں گی۔

فضائل الشہور والصیام)

عاشورہ کا روزہ

نویں اور دسویں محرم دونوں دن روزہ رکھنا چاہئے اور اگر نہ ہو سکے تو عاشورہ ہی کے دن روزہ رکھے مگر ایک دن آگے پیچھے ملا کر رکھنا زیادہ اچھا ہے، اس روزہ کا ثواب بہت زیادہ ہے۔

مستحبات عاشورہ

عاشورہ کے دن دس چیزوں کو علماء نے مستحب لکھا ہے، روزہ رکھنا، صدقہ کرنا، نماز نفل

پڑھنا، ایک ہزار مرتبہ قل ہواللہ پڑھنا، علماء کی زیارت کرنا، یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا، اپنے اہل وعیال کے رزق میں وسعت کرنا، غسل کرنا، سرمہ لگانا اور ناخن تراشنا وغیرہ۔

محرم کا کھچڑا

محرم کی دسویں تاریخ کو کھچڑا پکانا کوئی واجب اور ضروری نہیں بلکہ بہتر ہے اور حضرت نوح علیہ السلام کی سنت بھی، کیوں کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پررُکی تو عاشورہ کا دن تھا، آپ نے اپنی کشتی میں تمام اناجوں کو باہر نکالا اور سبھوں کو ایک ہی ہانڈی میں ملا کر پکایا، چنانچہ عاشورہ کے دن جو کھانا کھچڑا کے نام سے پکایا جاتا ہے اس کی دلیل یہی حضرت نوح علیہ السلام کا عمل ہے۔ (القلیوبی)

شہدائے کربلا کی فاتحہ

محرم کے مہینوں میں دس دنوں تک بالخصوص عاشورہ کے دن شربت پلا کر، کھانا کھلا کر اور کھچڑا پکا کر شہدائے کربلا کی فاتحہ دلائی جاتی ہے اور ان کی مقدس روح کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے۔ یہ سب جائز اور ثواب کے کام ہیں ـــــ عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ محرم میں سوائے شہدائے کربلا کے کسی اور کی فاتحہ نہ دلائی جائے یہ غلط محض ہے۔ جس طرح دوسرے دنوں میں سب کی فاتحہ ہوتی ہے اسی طرح ان دنوں میں بھی ہو سکتی ہے۔

مجلس محرم

عاشورہ کے دن یعنی دسویں محرم میں ذکر شہادت کی محفل منعقد کرنا، صحیح روایتوں کے ساتھ سیدنا امام حسین اور دیگر شہدائے کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فضائل و درجات اور کربلا کے واقعات کو بیان کرنا اور عقیدت و محبت سے اُسے سننا جائز اور باعث ثواب ہے۔ مگر اس بات کا خیال رہے کہ ان مجلسوں میں صحابہ کرام کا بھی ذکر خیر ہونا چاہیے تا کہ اہل سنت اور شیعوں کی مجلسوں میں فرق وامتیاز باقی رہے۔

آخری چہار شنبہ

ماہ صفر کا آخری چہار شنبہ ہندستان کے بعض علاقوں میں خوب منایا جاتا ہے۔لوگ اپنے کاروبار بند کردیتے ہیں، سیر وتفریح اور شکار کو جاتے ہیں۔ پوریاں پکتی ہیں اور نہاتے دھوتے ہیں اور خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس روز غسل صحت فرمایا تھا اور مدینہ طیبہ سے باہر سیر وتفریح کے لئے تشریف لے گئے تھے۔یہ سب باتیں بے اصل اور لغو ہیں، بلکہ ۲۷ ؍صفر کو حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض شریف یعنی دردسر اور بخار شروع ہوا اور ۱۲؍ربیع الاوّل دوشنبہ کے دن اسی مرض شریف میں اس ظاہری دنیا سے تشریف لے گئے۔

شجرہ قادریہ رضویہ

یاالٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
یارسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا کے واسطے
کربلائیں رد شہید کربلا کے واسطے

سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علم حق دے باقرِ علم ھدیٰ کے واسطے

صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام رکھ
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہر معروف وسری معروف دے بیخود سری
جُند حق میں گِن جنید باصفا کے واسطے

بہر شبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبد واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن وسعد
بوالحسن اور بوسعیدِ سعدزا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدر عبدالقادر قدرت نما کے واسطے

احسن اللہ لہ، رزقاً سے دے رزق حسن
بندۂ رزاق تاج الاصفیاء کے واسطے

نصرابی صالح کا صدقہ، صالح ومنصور رکھ
دے حیاتِ دین محیِٔ جاں فزا کے واسطے

طورِ عرفان و علو وحمد حسنیٰ وبہا
دے علی، موسیٰ، حسن احمد بہا کے واسطے

بہر ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے

بہر ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے

خانۂ دل کو ضیاء دے نورِ ایماں کو جمال شہ ضیاء مولیٰ جمال الاولیا کے واسطے

دے محمد کیلئے روزی کر احمد کے لئے خوانِ فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے

دین ودنیا کی مجھے برکات دے برکات سے عشق حق دے عشقی عشق انتما کے واسطے

حُبِ اہل بیت دے آلِ محمد کے لئے کر شہید حق حمزہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُرنور کر اچھے پیارے شمس دیں بدر العلیٰ کے واسطے

دوجہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر حضرت آلِ رسول مقتدیٰ کے واسطے

نورجان ونور ایماں نور قبر وحشر دے بوالحسین احمد نوری لقا کے واسطے

کرعطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے

حامد و محمود اور حمّاد واحمد کر مجھے میرے مولیٰ حضرت حامد رضا کے واسطے

سایۂ جملہ مشائخ یاخدا ہم پر رہے رحم فرما آل رحمٰں، مصطفیٰ کے واسطے

صدقہ ان اعیاں کا دے چھ عین عز علم وعمل
عفو وعرفاں، عافیت اس بےنوا کے واسطے

(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

ایصال ثواب

شجرۂ مبارکہ ہر روز بعد نماز فجر ایک بار پڑھ لیا کریں اس کے بعد درود غوثیہ سات بار، الحمد شریف ایک بار، آیۃ الکرسی ایک بار، سورۂ اخلاص (قل ھو اللہ شریف) سات بار، پھر درود غوثیہ تین بار پڑھ کر اس کا ثواب ان تمام مشائخ کرام کی ارواح طیبہ کو نذر کریں جس کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اگر وہ زندہ ہے تو اس کے لئے دعائے عافیت وسلامت کریں ورنہ ان کا نام بھی شامل فاتحہ کرلیا کریں۔

درود غوثیہ :- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَيْنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

پنج گنج قادری:- بعد نماز فجر ـــــــ یَا عَزِیْزُ یَا اَللّٰہُ
بعد نماز ظہر ـــــــ یَا کَرِیْمُ یَا اَللّٰہُ
بعد نماز عصر ـــــــ یَا جَبَّارُ یَا اَللّٰہُ بعد نماز مغرب ـــــــ یَا سَتَّارُ یَا اَللّٰہُ
بعد نماز عشاء ـــــــ یَا غَفَّارُ یَا اَللّٰہُ۔ سوسو بار اول و آخر تین تین بار درود شریف ان کو روزانہ پڑھنے سے دین و دنیا کی بے شمار برکتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

برائے قضائے حاجات

۱۔ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا شَرِیْکَ لَہٗ- آٹھ سو چودہ (۸۱۴) مرتبہ اول و آخر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ اس قدر معین تعداد میں باوضو قبلہ رُو دونوں زانوں بیٹھ کر تا حصولِ مراد پڑھیں اور اسی کلمہ کو اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے وضو بے وضو ہر حال میں بے گنتی بے شمار پڑھا جائے انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

۲۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ط ساڑھے چارسو (۴۵۰) بار اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ، روزانہ تا حصول مراد پڑھا جائے اور جس وقت گھبراہٹ ہو اسی کلمہ کو بکثرت پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کام بن جائے گا۔

۳۔ **''طفیل حضرت دستگیر دشمن ہوئے زیر''** بعد نماز عشاء ایک سو گیارہ بار، اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔

نوٹ:- یہ تینوں عملیات نہایت مجرب اور آسان ہیں۔ لہٰذا اس سے غفلت نہ کی جائے۔

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو
یاالٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیِ دیدار حُسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی گورتیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منھ کی صبح جانفزا کاساتھ ہو
یاالٰہی جب پڑے محشر میں شور داروگیر
امن دینے والے پیارے مصطفیٰ کاساتھ ہو
یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
ساقیٔ کوثر شہِ جودوعطا کاساتھ ہو
یاالٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہواکاساتھ ہو
یاالٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیاکاساتھ ہو
یاالٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم سے
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کاساتھ ہو
یاالٰہی جب سرِ شمشیر پرچلنا پڑے
رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے پیشوا کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب رضؔا خوابِ گراں سے سراٹھائے
دولتِ بیدار عشق مصطفیٰ کا ساتھ ہو

☆☆☆

عمدۃ المقررین حضرت مولانا

الحاج محمد ابوالکلام احسن القادری مظفر پوری

کی

گرانقدر تالیفات

(۱) اسلامی قانون (اول تا چہارم)	(۲) اسلامی کہانیاں (اول تا سوم)
(۳) طریقہ فاتحہ وثبوت فاتحہ	(۴) میلاد المصطفیٰ
(۵) شب برأت	(۶) عورتوں کی نماز
(۷) تین نورانی راتیں	(۸) تحفۂ درود وسلام
(۹) آسان تقریریں (اول تا چہارم)	(۱۰) بچوں کی نئی تقریریں
(۱۱) فوائد دین ودنیا	(۱۲) تذکرۂ مجاہد ملت
(۱۳) آسان سچی نماز	(۱۴) حق وباطل کی پہچان
(۱۵) عرس کیا ہے؟	(۱۶) عورتوں کا اسلامی زیور
(۱۷) اسلامی قاعدہ	(۱۸) اسلامی تہوار

(۱۹) مراسم اہلِ سنت	(۲۰) وظیفۂ قادریہ	(۲۱) حج وزیارت کے آسان طریقے